عصر حاضر میں قرض بیچنے کی اقسام اور اس کی شرعی حیثیت

Debt Trading in Contemporary Business World and its Islamic Legal Status

امتیاز احمد کھوسو*

Abstract
In this article, the definition of current loans and its kinds, debt issued by the banks and financial institutions in the light of Qur'ān and Sunnah, Ijmāʿ-e-Ummah and Islamic jurists and legal scholars has been extensively studied and analyzed to reach their Islamic legal status. This will help understand transactions of these financial matters.
Keywords: Hundee, Cheque, Promissory Note, Jamkia, Current Account, Saving Account.

عصر حاضر میں قرض بیچنے کی اقسام اور ان کی شرعی و فقہی حیثیت

1۔ہنڈی

یری جمهور الفقهاء من الحنفية والمالكية والشافعية ورواية عن أحمد أن السفتجة لا يجوز العمل بها؛ لكونها قرضا جر نفعا فهي عندهم من باب القرض الذى جر نفعا فكأنه أقرض المال واستفاد أمن خطر الطريق فلا يجوز.[1]

ترجمہ: جمہور فقہاء کے ہاں یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض سے نفع حاصل کرنے کے معنی میں ہے، گویا کہ یہ اس شخص کے مانند ہو گیا کہ جس نے قرض کا مال لیا اور راستے کے خطرات سے محفوظ ہو گیا گویا کہ اس نے قرضہ سے نفع حاصل کی جو کہ جائز نہیں ہے۔

حنابلہ: نرى أن الراجح من ذلک هو جواز هذا العمل لأنه من باب الحوالة وليس من باب القرض..الخ. وقد أجاز ذلک مجلس "المجمع الفقهى التابع لرابطة العالم الإسلامى فى قرارة المتخذ فى دورته الحادية عشرة برئاسة سماحة الشيخ عبد العزيز بن باز-رحمه الله [2].

ترجمہ: تمام فقہاء کے ہاں یہ عمل قرض سے فائدہ حاصل کرنے کے ماتحت آنے کی وجہ جائز نہیں ہے۔یہی مالکیہ، حنفیہ اور شافعیہ کا مسلک ہے ، لیکن حنابلہ کے ہاں یہ عمل حوالہ کے ماتحت آنے کی وجہ سے ہے اور آجکل یہی قول راجح ہے اور اسی قول کو مجمع فقہ الاسلامی جدہ کے قرارداد میں منظور کرکے تمام بینکوں کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

خصم حصم الكمبيالة ذكر الحنفية أن بيع الأراق الكمبيالة المعارف فى زماننا إلى غير الغريم (المدين) أو لمن عليه أموال أميرية بأنقص من الحق غير صحيح[3].

---

* ریسرچ اسکالر، شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی

ترجمہ: حنفیہ نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں مشہور ہنڈی سسٹم کے ذریعے غیر مدیون کو یا جس پر سرکاری قرضے ہوتے ہیں انکو انکے حقوق سے گھٹا کر دیا جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔اسکا حاصل یہ ہوا کہ بیچنے والا کچھ مدت کے بعد حاصل ہونے والی رقم کو کسی تیسرے کے ہاتھ کم قیمت پر نقد فروخت کردیتا ہے۔

عموما تمام بینک ہنڈی کی ڈسکاؤنٹ کرتے ہیں اور بینک والے اسکو شارٹ ٹرم قرضہ جات میں شمار کرتے ہیں، اس بل کی ادائیگی کی مدت اندازۃ تین ماہ سے چھ ماہ کا عرصہ ہوتا ہے۔اور لین کا یہ طریقہ بھی "بیع الدین لغیر من علیہ الدین" کے ماتحت آکر ناجائز ہو جاتا ہے. اگر ہنڈی کی بیع ایک ملک کی کرنسی میں کیا جائے تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ بیع قبل القبض کے حکم ماتحت آکر ناجائز ہو جائیگا، لیکن قرضہ کی صورت میں اگر قانونی کوئی بندش نہیں ہے تو پھر اسکے جائز ہونے میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

2-چیک

مفتی محمد تقی عثمانی چیک کی تعریف میں لکھتے ہیں:

وقد يقع تسليم النقود عن طريق الشيكات (Cheques). والشيكات جمع شيك وهو ورق يصدره من له حساب فى بنك فيريد أن يسحب به مبلغا من رصيده عند البنك إما ليأخذ ذلك المبلغ بنفسه، أو ليأخذ منه شخص آخر مكتوب عليه اسمه، أو ليأخذه من ذلك الحساب من يعرضه على البنك بدون تسميته. وفى هذه الحالة الأخيرة يسمى الشيك. "الشيك لحامله" (Bearer of Cheque)[۴].

ترجمہ: یہ اس ورق کے ٹکڑے کا نام ہے کہ جسکو وہی شخص جاری کر سکتا ہے جس کا بینک میں اکاؤنٹ ہوتا ہے اور وہ اس دستاویز کو جاری کر کے گویا کہ بینک کو حکم کرتا ہے کہ اسکے ہولڈر کو متعینہ، درج شدہ رقم ادا کر دی جائے۔اسمیں جو چیک قبول کرتا ہے اسکو عربی میں مصرف کہا جاتا ہے اردو میں "بینک" کہا جاتا ہے۔اور جسکو چیک کاٹ کر جاری کیا جاتا ہے اسکو (Payee) کہا جاتا ہے۔(Cheque Issuer) چیک ایشو ور چیک جاری کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ بعض مرتبہ چیک جاری کرنے والا کبھی کبھار اس چیک پر اس شخص کا نام لکھ دیتا ہے کہ جسکو جاری کرتا ہے اور بعض مرتبہ بغیر نام کے جاری کر دیتا ہے جسکو بیئرر چیک کہا جاتا ہے۔

علامہ الدبیان چیک کی تعریف میں لکھتے ہیں،

عرف الشيك بأنه ورقة تجارية تتضمن أمرا صادرا من شخص يسمى الساحب إلى أحد البنوك بأن يدفع لإذن شخص ثالث، وهو المستفيد مبلغا معينا من النقود بمجرد الاطلاع[۵].

ترجمہ: چیک جاری کرنے والا کسی کے نام چیک جاری کر کے بینک کو حکم کرتا ہے کہ حامل ہذا کو میری طرف سے متعینہ درج شدہ رقم کی ادائیگی کی جائے۔

چیک کی اقسام

حامل چیک: اگر کسی متعین آدمی کا نام درج نہ کیا جائے اور نہ ہی "Bearer" کے لفظ کو ہٹایا جائے تو ایسا چیک "حامل چیک" کہلاتا ہے اس چیک پر بینک کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ہے کہ اسکے حال کی جانچ پڑتال کرے۔

ہدایتی چیک: یہ چیک جس آدمی کو بھی جاری کیا جاتا ہے، تو بینک کی ذمہ داری ہے کہ پوری تحقیق کے بعد حامل ہذا کو رقم کی ادائیگی کی جائے۔

خط کشیدہ چیک: حامل ہذا کو سب سے پہلے یہ چیک اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرانے کے بعد ہی رقم لینے کی اجازت ہوگی، کیونکہ یہ اسی کے نام پر جاری کیا گیا ہے اس میں حفاظت کا بڑا راز پوشیدہ ہے۔

پس تاریخی چیک: جو کہ مستقبل کی کسی تاریخ کیلئے جاری کیا جاتا ہے[٦]۔

چیک کے حکم کے بارے میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب "فقہ البیوع" میں لکھتے ہیں:

ورأى جمع من العلماء المعاصرين أنه ينبغي أن يعتبر تسلم الشيک قبضا لمبلغه. أما احتمال فشل الشيک فلا ينبغي أن يلتفت إليه، لأن القانون يفرض عقوبات شديدة على من أصدر شيكا بدون رصيد. ومثل هذا الاحتمال قائم في تسليم النقود فعلا وهو كون النقود مزيفة ولكن هذا الاحتمال لا يمنع تمام القبض، فكذلک احتمال فشل الشيک.وذکر بعض المعاصرين في التدليل على كون قبض الشيک قبضا حكميا أن الفقهاء جعلوا الحوالة بمنزلة القبض[٧].

خلاصہ: موجودہ دور کے علماء کرام نے چیک پر قبضہ اصل رقم پر قبضہ تصور کیا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ چیک بینک کی طرف سے جاری شدہ ہو، سرٹیفائیڈ ہو یا کم از کم چیک کے حکم میں ہو۔ بعض علماء نے اسکے حوالہ کو قبضہ کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ بہر حال اس طرح کے مالی ستاویز ات کو کم یا زیادہ قیمت پر بیچنا تمام علماء کے اتفاق سے کسی طرح جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض پر سود حاصل کرنا ہے، حامل چیک گویا قرض لے رہا ہے اور ڈسکاؤنٹ کی رقم بطور سود ادا کر رہا ہے۔

3۔سند (پرامیسری نوٹ)

صک يتضمن تعهد محرره وهو المدين بدفع مبلغ معين من النقود في تاريخ محدد لشخص آخر يسمى المستفيد وهو الدائن. فالسند الإذني: ورقة تجارية تتضمن طرفين:

الأول: المحرر. والثاني: المستفيد. والعلاقة بينهما علاقة دين، المحرر فيها مدين، والمستفيد دائن. وبهذا يختلف السند الإذني عن الكمبيالة، حيث إن الكمبيالة تتضمن طرفا ثالثا، وهو المسحوب عليه كما أن الكمبيالة تتضمن أمرا بالدفع من قبل الساحب، أما السند فيتضمن تعهدا بالدفع، ويحرر من قبل المدين[٨].

ترجمہ: یہ وہ رقعہ ہے جو کہ ایک مخصوص آدمی کیلئے مخصوص تاریخ پر مخصوص رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا جاتا ہے، اسمیں حامل سند کو قرضدار کہا جاتا ہے اور جس نے متعینہ تاریخ پر رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے اسکو مدیون کہا جائیگا۔ اور شرعی طور پر اسکا حکم بھی وہی ہے جو کہ کمبیالہ کا ہے، کیونکہ دونوں میں دین کا حوالہ ہوتا ہے، لیکن بہر حال اس طرح کے مالی ستاویزات کو کم یا زیادہ قیمت پر بیچنا تمام علماء کے اتفاق سے کسی طرح جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض پر سود حاصل کرنا ہے، حامل سند گویا قرض لے رہا ہے اور ڈسکاؤنٹ کی رقم بطور سود کے ادا کر رہا ہے۔

4۔ جامکیہ

فقہ البیوع میں مفتی محمد تقی عثمانی جامکیہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قد ذکر الفقهاء المتأخرون نوعا منها تسمى "الجامكية"۔وهى عبارة عن ورقة كانت تصدر من بيت المال أو من ناظر الوقف۔الخ [9] .

ترجمہ: یہ نام ہے اس تنخواہ کا جو کہ پرانے زمانے میں حکومت وقت کی طرف ملازمین کو ملا کرتی تھی۔

علامہ شامی اس کی تعریف لکھتے ہیں:

قوله الجامكية هى ما يرتب فى الأوقاف لأصحاب الوظائف۔الخ. الجامكية كالعطاء سنوى أو شهرية أن لها شبهة الأجرة وشبهة الصلة عن بيع الجامكية: وهو أن يكون لرجل جامكية فى بيت المال ويحتاج إلى دراهم معجلة قبل أن تخرج الجامكية فيقول له رجل: بعتنى جامكية التى قدرها كذا بكذا، أنقص من حقه فى الجامكية فيقول له: بعتك فهل البيع المفكور صحيح أم لا لكونه بيع الدين بنقد أجاب إذا باع الدين من غير من عليه كما ذكر لايصح قال: مولانا فى فوائده: وبيع الدين لايجوز ولو باعه من المديون [10]۔

ترجمہ: جامکیہ اس ماہانہ یا سالانہ تنخواہ کو کہا جاتا ہے کہ جو ملازمین کیلئے حکومت وقت کی طرف سے مقرر ہوتا تھا۔اور اسکو قبل از وقت ضرورت کی بناء پر بیچا بھی جاتا تھا اور خریدار اسکو کم قیمت پر خرید لیتا تھا تو یہ صورت اس وجہ سے ناجائز تھی کہ یہاں پر قرض کی بیع غیر مدیون سے کی جارہی ہے اور وہ بھی نقد کی صورت میں تو علامہ حصکفیؒ نے اس بیع کو درست قرار نہیں دیا ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب "فقہ البیوع" میں اسکے بارے میں فرماتے ہیں:

وقد أفتى الفقهاء من الحنفية والحنابلة بأن بيع الجامكية لايجوز، لكونه بيع الدين من غير من عليه وأجازه الحطاب من المالكية.

ترجمہ: فقہاء میں سے حنفیہ اور حنابلہ نے جامکیہ کی بیع کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ اس شخص کو دین بیچ کر دینا ہے کہ جس پر دین نہیں ہے، لیکن مالکیہ میں سے امام حطاب نے اس بیع کو جائز کہا ہے۔اور شافعیہ کے ہاں مختلف اقوال ہیں۔

5۔ دیگر دیون کی بیوعات

مفتی تقی عثمانی "تکملہ فتح الملہم" میں لکھتے ہیں:

الحقوق التى تثبت لصاحبها بعقود يعقدها هو أوغيره مثل رجل باع شيأ فثبت له حق استيفاء الثمن أو أقرض أحدا فثبت له حق استيفاء الدين أو أعلنت الحكومة له بجائزة فثبت له حق استيفائها فبيع مثل هذه الحقوق ليس بيعا للحقوق فى الحقيقة، وإنما هو بيع لمال يتعلق به ذلك الحق وإنه لا يجوز عند الحنفية لكونه بيع ما ليس عند الإنسان ويدخل فى هذا القسم بيع العطايا والأرزاق والبراآت وبيع حظوظ الأئمة وبيع الجامكية [12].

ترجمہ: تمام وہ حقوق جو کسی بھی انسان کے واسطے کسی لین دین کے ذریعے وجود میں آئیں مثال کے طور پر کسی آدمی نے کوئی چیز فروخت کی تو اب اس صورت میں اسے اپنی اس چیز کے بدلے قیمت لینے کا پورا پورا حق حاصل ہے یا کسی نے کسی کو قرضہ دیا تو اب اس کیلئے اپنے اس دیئے ہوئے قرضے کے واپس لینے کا پورا حق حاصل ہے یا کسی کیلئے حکومت وقت نے انعام دینے کا اعلان کیا تو اب اسے یہ انعام حاصل کرنے کا حق ہے تو ان جیسے تمام حقوق کو بیچنا حقیقۃ حقوق بیچنا نہیں، بلکہ انکے بیک پر جو رقم ہے اسکو بیچنا مقصود ہے حنفیہ کے ہاں اس رقم کو بیچنا درست نہیں

ہے، کیونکہ یہ "بیع الدین من غیر من علیہ الدین" یا" بیع مالیس عندالانسان" کی لین دین ہے۔اوراسی میں تحائف،اجرتیں، برآت اور علماء کرام کے وظائف اور جامکیہ کی لین دین بھی ہے۔

بینک میں موجود اکاؤنٹس کی صورتیں اور ان کی شرعی وفقہی حیثیت

1۔ کرنٹ اکاؤنٹ(Current Account)

کمپنیاں یاادارے بینک میں رقم جمع کریں، بینک کو تصرف کا حق ہو، کسی بھی وقت اس کے مطالبہ کا حق ہو، بینک سے نفع کے طلب گار نہ ہوں، وہ نہ نفع میں شریک ہوں گے اور نہ نقصان میں [۱۳]۔

2۔ سیونگ اکاؤنٹ(Saving Account)

کھاتہ دار بینک میں رقم بچت کے لئے جمع کرے نہ کہ نفع کے لئے، اگر بینک اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہو، تو یہ "ودیعت بالضمان" ہے یعنی جمع شدہ رقم کی حیثیت امانت کی ہے، بینک اس کی ادائیگی کا ضامن ہوگا اور وہ امانت کی حفاظت کی اجرت لے گا، عربی میں اس کو "حسابات الوفیر" کہتے ہیں [۱۴]۔

۳۔ فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ (Fixed Deposit Account)

بینک میں طے شدہ مدت کے لئے زیادہ نفع حاصل کرنے کی غرض سے رقم جمع کی جائے [۱۵]۔

اکاؤنٹس کی فقہی حیثیت

- کرنٹ اکاؤنٹ: قرض حسنہ اور عند الطلب قابل ادائیگی۔
- سیونگ اکاؤنٹ: ودیعہ بالضمان۔
- فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ: ایک مقررہ مدت کے لئے مضاربت، شرکت یا "وکالت بالاستثمار" [۱۶]۔

حصص کا بازار

بازار حصص (Stock Exchange) کو فرانسیسی زبان میں "Bourse" البورصۃ کہتے ہیں، جس سے مراد ایسی جگہ ہے، جہاں بینکار اور کرنسی کے دلال شیئرز، بانڈز اور حصص تاسیس کے تجارتی معاملات طے کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔اس بازار میں نرخ کا تعین طلب ورسد کے اصول کے مطابق ہوتا ہے۔جن مالی دستاویزات کی اس بازار میں خرید وفروخت ہوتی ہے ،انہیں درج ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتاہے:(1)ایسی دستاویزات جو سرکاری تمسکات کی صورت میں ہوتی ہیں۔(2)ایسی دستاویز جو شیئرز اور حقوق ملکیت کی صورت میں ہوتی ہیں۔[۱۷]

سرکاری تمسکات: ان سے مراد ایسی دستاویزت ہیں، جن کی بنیاد حکومت مالی قرض لیتی ہے اور اس پر متعین شرح سے سود ادا کرتی ہے۔ایسی دستاویزات کو **سندات مذھبۃ** بھی کہتے ہیں۔یہ طویل المیعاد بھی ہوتی ہیں، جن میں قرض کی ادائیگی پندرہ سال کے بعد ہوتی ہے۔درمیانی مدت

کے بھی ہوتی ہیں، جن میں قرض کی ادائیگی پانچ سال کے اندر اندر ہو جاتی ہے۔ بعض سرکاری تمسکات کسی خاص اقتصادی منصوبے کے لئے سالانہ سود کی بنیاد پر قرض حاصل کرنے کے لئے جاری کی جاتی ہیں۔ایسا قرض متعینہ مدت کے اندر ادا کر دیا جاتا ہے۔[۱۸]

حصص: حصص کمپنیاں جاری کرتی ہیں۔ حصص کے مالکان کو حاملین حصص (Share Holders) کہتے ہیں۔حاملین حصص کو اپنے حصص کی نسبت سے کمپنی کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے۔جب کمپنی کو منافع حاصل ہوتا ہے تو اس کا کچھ حصہ حاملین حصص کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے، جسے قابل تقسیم منافع(Dividend Profit) کہتے ہیں، جبکہ بقیہ منافع کمپنی کی ترقی اور اسکے دائرہ عمل کو وسیع کرنے کے لئے دوبارہ کمپنی لگا دیا جاتا ہے۔[۱۹]

بازار حصص میں مختلف قسم کے سامان تجارت کی خرید وفروخت بھی ہوتی ہے۔یہ سامان تجارت کبھی تو فروخت کنندہ کی تحویل میں ہوتا ہے اور کبھی اس کی ملکیت میں نہیں ہوتا اور کبھی اس کی ملکیت میں تو ہوتا ہے، لیکن اس کے قبضہ میں نہیں ہوتا اور بعض اوقات عقد کے وقت اس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ بازار حصص میں تجارتی سرگرمیاں کیسے طے پاتی ہیں؟اس بازار میں خرید وفروخت سے متعلق معاملات دو طرح سے طے پاتے ہیں۔[۲۰]

نقد معاملات: یہ خرید وفروخت کا عام طریقہ ہے، جس میں خریدار طے شدہ ثمن ادا کر کے سامان یا بانڈ کا فوراً مالک بن جاتا ہے اور فروخت کنندہ ثمن پر قبضہ کرنے کے فوراً بعد سامان یا بانڈ خریدار کے حوالے کر دیتا ہے۔[۲۱]

ادھار معاملات: یعنی عملیات البیع عینۃ ان سے مراد طے شدہ نرخ کے مطابق سامان اور بانڈز کی خرید وفروخت کے ایسے معاہدات ہیں جن میں حوالگی اور ادائیگی دونوں مستقبل کی کسی تاریخ تک مؤخر ہوتی ہیں (یہ مدت تین ماہ، چھ ماہ اور سال کی بھی ہو سکتی ہے)۔[۲۲]

بازار حصص میں ادھار خرید وفروخت کے بعض ایسے مشروط معاملات بھی ہوتے ہیں، جن میں فریقین میں سے کسی ایک یا دونوں کو متعین معاوضہ ادا کر کے اپنے آپ کو عقد سے مستثنیٰ قرار دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔[۲۳]

بازار حصص کے مثبت پہلو

(۱) یہ ایسا ہمہ وقتی بازار فراہم کرتا ہے، جس کے ذریعے فروخت کنندگان اور خریداروں کا رابطہ آسان ہو جاتا ہے، نیز اس میں حصص، بانڈز اور سامان سے متعلق نقد اور ادھار معاملات طے پاتے ہیں۔

(۲) یہ بازار حصص اور سرکاری تمسکات فروختگی کے لئے پیش کر کے صنعتی تجارتی اور حکومتی اداروں کے لئے سرمایہ کی فراہمی (Finance) کا کام آسان بناتا ہے۔

(۳) یہ بازار حصص اور بانڈز دوسروں کے ہاتھ فروخت کرنے اور ان کی قیمت سے نفع اٹھانے کی سہولت فراہم کرتا ہے، کیونکہ انہیں جاری کرنے والی کمپنیاں ان کے حاملین کو ان کی درست نہیں بتاتیں۔

(۴) یہ بازار طلب و رسد کے اصول کی بنیاد پر حصص، بانڈز اور دیگر سامان کے نرخ اور ان کے لین دین میں اتار چڑھاؤ سے آگاہی فراہم کرتا ہے۔[۲۴]

بازار حصص کے منفی اور نقصان دہ پہلو

(۱) اس بازار میں ہونے والے اکثر ادھار معاملات پر خرید وفروخت کی حقیقی تعریف صادق نہیں آتی، کیونکہ ان میں فریقین کی طرف سے عوضین پر قبضہ نہیں پایا جاتا، حالانکہ شریعت کی رو دونوں عوضوں یا کسی ایک عوض پر مجلس عقد میں قبضہ کرنا شرط ہے۔

(۲) بازار حصص میں عام طور پر فروخت کنندہ غیر مملوکہ کرنسی، حصص، بانڈز اور سامان اس امید فروخت کر دیتا ہے کہ وہ بعد میں انہیں بازار سے خرید کر مقررہ وقت خریدار کے حوالے کر دے گا، اسی طرح وہ عقد کے وقت ثمن پر قبضہ نہیں کرتا ہے، جیسا کہ یہ بیع شرط ہے۔

(۳) اس بازار میں عام طور پر خریدار خرید کردہ چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی اسے دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اور دوسرا شخص قبضہ سے پہلے اسے تیسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے۔ قبضہ سے پہلے ایک ہی چیز کی خرید وفروخت کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور اس آخری خریدار پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، جو سب سے پہلے فروخت کنندہ سے مبیع وصول کرنے یا پھر عقد کی تنفیذ یعنی تصفیہ کے دن نرخ کے فرق کی بنیاد پر حساب برابر کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے، جبکہ پہلے اور آخری فروخت کنندہ اور خریدار کے علاوہ دیگر فروخت کنندگان اور خریداروں کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ مقررہ میعاد پر نفع کی صورت میں نرخوں کے فرق پر قبضہ کر لیں اور نقصان کی صورت میں اس کی ادائیگی کر دیں۔ یہ بعینہ وہی صورت حال ہے، جو جوا بازاروں میں رائج ہے۔

(۴) مال دار لوگ بازار میں موجود حصص، بانڈز اور سامان کی ذخیرہ اندوزی کر لیتے ہیں، تاکہ ان لوگوں پر من مانی کر سکیں اور انہیں مشکلات میں پھنسا سکیں، جنہوں نے غیر مملوکہ اشیاء اس امید پر فروخت کی ہوتی ہیں کہ عقد کی تکمیل کے وقت سے پہلے کم نرخ پر انہیں خرید کر مقررہ وقت پر خریدار کے حوالے کر دیں گے۔

(۵) بازار حصص کی سنگینی کا مدار اسے دیگر بازاروں کی قیمتوں پر اثر انداز ہونے کا ذریعہ بنانے پر ہے، کیونکہ اس میں قیمتوں کا تعین مکمل طور پر خرید وفروخت کے خواہش مند لوگوں کی طرف سے حقیقی طلب ورسد سے نہیں ہوتا، بلکہ قیمتیں اور بھی بہت سے عوامل سے متأثر ہوتی ہیں۔ بعض عوامل بازار پر ہولڈر رکھنے والے لوگوں کے پیدا کردہ ہوتے ہیں، جبکہ بعض عوامل سامان اور کرنسی نوٹوں کی ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کی طرف سے سامنے آتے ہیں، مثلاً جھوٹی افواہیں پھیلانا وغیرہ۔ یہاں سے شریعت کی رو سے ناجائز خطرہ (Risk) پایا جاتا ہے، کیونکہ اس کی بدولت قیمتوں میں غیر فطری تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، جو اقتصادی زندگی پر برے اثرات ڈالتی ہیں۔ [۲۵]

حوالہ جات

۱۔ عبداللہ بن محمد الطیار و عبداللہ بن محمد المطلق و محمد بن ابراہیم الموسی، مدار الوطنالریاض السعودیہ، الفقہ المیسر ۱۲۲/۶

۲۔ عبداللہ بن محمد الطیار و عبداللہ بن محمد المطلق و محمد بن ابراہیم الموسی، مدار الوطنالریاض السعودیہ، الفقہ المیسر ۱۲۲/۶

۳۔ الزحیلی، دکتور وہبہ، دار الفکر دمشق، الفقہ الاسلامی وادلتہ ۵/ ۳٤۰۸

۴۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع ۱/۴۴۲، ۴۴۱

۵۔ابو عمرو دبیان بن محمد، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ الریاض، الدبیان المعاملات المالیۃ اصالۃ و معاصرۃ ۵۹۳/۱۳

۶۔عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع ۴۴۲/۱ تا ۴۴۵

۷۔عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع ۴۴۲/۱

۸۔ابو عمر دبیان بن محمد الدبیان، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ الریاض، المعاملات المالیۃ اصالۃ و معاصرۃ ص: ۵۸۹

۹۔عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع، ج۳۵۲/۱۔۔۔ ۳۷۰

۱۰۔ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (المتوفی: ۱۲۵۲ھ) دار الفکر بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲م، رد المحتار علی الدر المختار ۴/ ۴۱۷، ۴۳۴، ۵۱۷

۱۱۔عثمانی، مفتی محمد تقی، فقہ البیوع، ص: ۳۵۴۔ج: ۱، ناشر ۷/۱: مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان

۱۲۔عثمانی، مفتی محمد تقی، دار احیاء التراث العربی بیروت، تکملہ فتح الملہم ۳۶۲/۱

۱۳۔رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ۔ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سہارنپور یوپی، جدید مالیاتی ادارے ص: ۲۶۔۔ ۲۷

۱۴۔الزحیلی، وہبۃ الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳۶۶۳، ج: ۵،، ناشر: ۷/۱ دار الفکر۔ بیروت۔ وایضافی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ص، ۲۱۸، ج: ۵، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: ۵۸۷ھ) الناشر: ۷/۱ دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1406ھ- - 1986م

۱۵۔الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص: ۳۶۶۴،،، ج: ۵،، ناشر: ۷/۱ مکتبہ حقانیہ، پشاور۔ وایضافی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ص، ۲۱۸، ج: ۵، المؤلف: علاء الدین، ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: ۵۸۷ھ) الناشر: ۷/۱ دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1406ھ- - 1986م

۱۶۔ابو القاسم، محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ، ابن جزی الکلبی الغرناطی (التوفی: ۷۴۱) القوانین الفقھیۃ، ص: ۲۱۳، ج: ۱،۔۔۔۔ ۷/۱ دار الفکر۔ بیروت۔ وایضافی الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص: ۳۶۳۴، ج: ۵،۔۔۔۔ ۷/۱ وہبۃ الزحیلیؒ، ناشر: دار الفکر۔ بیروت

۱۷۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۱۸۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۱۹۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۰۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۱۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۲۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۳۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۴۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۶

۲۵۔البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید و فروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۷، ۴۸۶